سوال

(62) ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وضو کے اندر تین مرتبہ کلی کرنا، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا، الگ الگ کرنا ہے یا ایک ہی مرتبہ چلو پانی لیا جس سے کلی بھی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا۔ ان دونوں صورتوں میں سے کون سی درست ہے؟ (محمد ابراہیم، ٹنڈو آدم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کرتے اور آدھا ناک میں ڈالتے تھے۔ دیکھئے صحیح البخاری (191-199) صحیح مسلم (235) لہذا ایک ہی چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنا چاہیے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علیحدہ پانی سے کلی کرتے تھے اور ناک میں علیحدہ پانی ڈالتے تھے۔ (سنن ابی داود: 139 وسندہ ضعیف)

اس روایت کی سند لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے ضعیف ہے اور اس میں دوسری علت بھی ہے۔ دیکھئے التلخیص الحبیر (ج1ص 79، 78ح79)

بلکہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے۔ (المجموع شرح المہذب ج1ص 464)

ایک دوسری روایت میں بھی کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے درمیان فصل کا ذکر آیا جو سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جسے ابو علی بن السکن نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ (التلخیص ص 79)

مجھے تلاش بسیار کے باوجود اس کی سند نہیں ملی۔

بعد میں اس کی سند مل گئی ہے جو کہ مع متن وحوالہ درج ذیل ہے:

امام ابن ابی خیثمہ (متوفی 279ھ) نے فرمایا:

"حدثنا علی بن الجعد قال : انا عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان عن عبدة بن ابی لبابة قال سمعت شقیق بن سلمة قال رایت علیا وعثمان توضاثلاثاثلاثا ثم قال ہکذا توضا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر انہما افردا المضمضة والاستنشاق "

"شقیق بن سلمہ نے کہا کہ میں نے علی اور عثمان (رضوان اللہ عنھم اجمعین) کو دیکھا، انھوں نے اعضائے وضو کو تین تین دفعہ دھویا پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو کیا تھا۔ اور (شقیق نے) بیان کیا کہ ان دونوں نے کلی علیحدہ کی تھی اور ناک میں علیحدہ پانی ڈالا تھا۔ (التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ ص588ح1410وسندہ حسن لذاتہ)

معلوم ہوا کہ کلی کرتے وقت منہ میں علیحدہ پانی ڈالنا اور (بعد میں) ناک میں علیحدہ پانی ڈالنا بھی جائز ہے۔ (شہادت، مئی1999ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ213

محدث فتویٰ